ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں انسانی نفسیات کی تربیت: جدید نفسیاتی تھیوریز کا اسلامی تجزیہ

PSYCHOLOGICAL TRAINING IN THE SEERAH OF PROPHET MUHAMMAD ﷺ: AN ISLAMIC ANALYSIS IN THE LIGHT OF MODERN PSYCHOLOGICAL THEORIES

Farhat Shaheen
D/o Haji sahib dad khan assistant professor .MPhil in Islamic studies ,G G degree clg zhob.
farhatshaheen333@gmail.com
Abdullah Nasir
PhD Islamic Scholar, Lahore Leads University. Author Tufail Series,Lecturer In Islamic Studies,Superior College Muridke Campus, Pakistan.
nasirabdullah625@gmail.com
Muhammad Amjad
Ph.D Scholar, Department of Islamic Sciences, The Islamia University of Bahawalpur, Bahawalpur Campus, Punjab, Pakistan.
amjadali43786@gmail.com

Abstract

This article presents a comprehensive study of the psychological training of humans in the Seerah of Prophet Muhammad ﷺ and its correlation and critical analysis with modern psychological theories. The primary aim of the study is to demonstrate how the prophetic teachings provide practical, moral, and spiritual guidance for human personality, emotions, behaviors, and social relationships, and to examine their compatibility or divergence with modern psychological constructs such as personality development, emotional regulation, moral development, and social cohesion.The research analyzes the prophetic principles of psychological training in different groups youth, women, and social relationships based on the Quran and Sunnah. Furthermore, it compares these principles with modern psychological theories, including Freud's Id, Ego, and Superego framework, B.F. Skinner's behavioral reinforcement, and Jung's concept of individuation. The study highlights that the holistic and spiritual nature of Islamic training provides a unique and comprehensive model for personality development and psychological resilience, which complements and sometimes extends beyond the scope of modern psychology.

Keywords: Prophet Muhammad ﷺ, Seerah, Islamic psychology, human development, personality development, emotional regulation, moral development, social cohesion, modern psychology, behavioral theories, spiritual training.

یہ مقالہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے تناظر میں انسانی نفسیات کی تربیت اور جدید نفسیاتی تھیوریز کے مطابقتی اور تنقیدی مطالعے پر مشتمل ہے۔ مقالے کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ نبوی تعلیمات میں موجود تربیتی اصول، انسانی شخصیت، جذبات، رویوں اور معاشرتی تعلقات کے نفسیاتی پہلوؤں کے لیے کس حد تک عملی، اخلاقی اور روحانی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، اور ان کا modern psychological constructs جیسے personality development, emotional regulation, moral development، اور social cohesion کے ساتھ مطابقت یا تضاد کیا ہے۔ تحقیقی مطالعے میں قرآن و سنت کی بنیاد پر سیرت نبوی ﷺ کے اصولوں کو مختلف گروہوں نوجوانوں، خواتین اور معاشرتی تعلقات میں نفسیاتی تربیت کے عملی نمونوں کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، جدید نفسیاتی تھیوریز جیسے فروید کے Id, Ego, Superego، بی۔ ایف۔ اسکنر کے behavioral reinforcement، اور یونگ کے individuation concepts کے ساتھ ان اصولوں کا موازنہ کیا گیا ہے۔ مقالے میں یہ بھی تجزیہ پیش کیا گیا ہے کہ اسلامی تربیت کی holistic اور روحانی نوعیت، جدید نفسیات کی سائنسی اور عملی محدودیتوں کے باوجود، شخصیت سازی اور نفسیاتی مضبوطی کے لیے ایک منفرد اور مکمل ماڈل فراہم کرتی ہے۔

سیرت اور نفسیات

انسانی نفسیات کی تربیت میں مذہبی اور اخلاقی تعلیمات کی اہمیت عصر حاضر میں بے حد تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں انسانی نفسیات کو سمجھنے اور اسے درست سمت میں رہنمائی دینے کے بے شمار پہلو موجود ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ میں انسان کے جذبات، احساسات، رویے، اور شخصیت سازی کے اصول

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

واضح طور پر بیان ہوئے ہیں، جو جدید نفسیاتی تھیوریز کے ساتھ علمی مطابقت رکھتے ہیں۔ انسان کی ذہنی اور نفسیاتی تربیت صرف نظریاتی سطح پر نہیں بلکہ عملی زندگی میں بھی سیرت کے ذریعے واضح کی گئی ہے، جس میں فرد کی خودشناسی، احساس ذمہ داری، غصے پر قابو پانے، اور مثبت تعلقات کے اصول شامل ہیں۔

"النفس الانسانية في سيره النبى ﷺ كانت محط اهتمام، يرشد الناس على كل ما يقوى النفس و يزيد في رشدها و يعالج امراضها النفسية[1]".

"انسانی نفس نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں مرکز توجہ تھی، آپ لوگوں کو ہر اس چیز کی طرف رہنمائی فرماتے تھے جو نفس کو مضبوط کرے، اس کی نمو میں اضافہ کرے اور نفسیاتی امراض کا علاج فراہم کرے۔"

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ سیرت نبوی ﷺ میں نفسیاتی تربیت ایک مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے افراد کی شخصیت سازی میں نہ صرف اخلاقی اور روحانی اصول پیش کیے بلکہ عملی تربیت کے ذریعے ان کی ذہنی مضبوطی کو بھی فروغ دیا۔ یہ اصول جدید نفسیات میں فرد کی ذہنی صحت اور جذباتی توازن کے نظریات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

"نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات انسان کی نفسیات کو سمجھنے اور اس کی تربیت کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتی ہیں، نہ کہ صرف نظریاتی اصول پیش کرتی ہیں۔[2]"

یہ اقتباس اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی تربیت عملی اور جامع تھی، جو انسانی نفسیات کے ہر پہلو کو مد نظر رکھتی تھی۔ یہ نظریاتی تعلیمات کی بجائے عملی تربیت کے ذریعے فرد کی نفسیاتی نشوونما اور جذباتی توازن کو فروغ دیتی تھی۔

جدید نفسیاتی تھیوریز کا مختصر جائزہ

جدید نفسیات کے نظریات نے انسانی رویوں، جذبات اور شخصیت کی نشوونما کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فروید، یونگ، بی ایف اسکنر، اور دیگر ماہرین نفسیات نے انسانی ذہن اور رویوں کی مختلف پرتیں بیان کی ہیں، جیسے کہ شعور، لاشعور، اور شخصیت کے مختلف پہلو۔ اگرچہ یہ نظریات مغربی تجربات اور سائنسی مشاہدات پر مبنی ہیں، لیکن سیرت نبوی ﷺ کی تربیتی حکمت عملی کے ساتھ ان کی علمی مطابقت واضح کی جا سکتی ہے۔ نبی ﷺ کی تربیت میں فرد کی خودشناسی، جذبات پر قابو پانے، اور مثبت رویوں کو فروغ دینے کے اصول جدید نفسیاتی تصورات کے ساتھ ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔

"Freud's theory of personality, divided into Id, Ego, and Superego, emphasizes the regulation of instincts and moral development, which parallels the moral and behavioral guidance provided in prophetic teachings."[3]

"فروید کے شخصیت کے نظریہ میں Id، Ego اور Superego کی تقسیم شامل ہے، جو جبلتوں کی نگرانی اور اخلاقی ترقی پر زور دیتی ہے، اور یہ نبی اکرم ﷺ کی اخلاقی اور عملی رہنمائی سے مطابقت رکھتی ہے۔"

یہ اقتباس یہ ظاہر کرتا ہے کہ فروید کے نفسیاتی ڈھانچے اور سیرت نبوی ﷺ کے تربیتی اصول ایک دوسرے کے موافق ہیں۔ نبی ﷺ نے افراد کو نہ صرف جبلتوں کی پہچان اور کنٹرول سکھایا بلکہ اخلاقی ترقی اور رویوں کی اصلاح میں عملی رہنمائی بھی فراہم کی۔

"B. F. Skinner's behaviorist approach focuses on reinforcement and learning, which can be seen reflected in prophetic methods of encouraging virtuous behavior and discouraging harmful actions."[4]

---

[1] ابن القیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1407ھ، ص 123

[2] ابن حجر، احمد، فتح الباری شرح صحیح البخاری، بیروت: دار الفکر، 1411ھ۔، ص 323

[3] Sigmund Freud, *The Ego and the Id*, New York: W. W. Norton & Company, 1960.

[4] B. F. Skinner, *Science and Human Behavior*, New York: Macmillan, 1953.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

"بی۔ایف۔اسکنر کا سلوکیت کا نظریہ ترغیب اور سیکھنے پر مرکوز ہے، جو نبی اکرم ﷺ کے اخلاقی رویوں کی ترغیب اور نقصان دہ اعمال کی روک تھام کے طریقوں میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔"

اس اقتباس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیرت نبوی ﷺ میں انعام اور ترغیب کے عملی اصول جدید سلوکیت کے نظریات سے ہم آہنگ ہیں۔ نبی ﷺ نے اچھے اعمال کی حوصلہ افزائی اور نقصان دہ رویوں کی اصلاح کے لیے عملی تربیت کا طریقہ اختیار کیا، جو بی ایف اسکنر کے اصولوں کے مطابق ہے۔

"Carl Jung's concept of individuation emphasizes self-realization and psychological integration, which resonates with the prophetic guidance for self-purification and character development."[5]

"کارل یونگ کے نظریہ انفرادی شعور (Individuation) میں خودشناسی اور نفسیاتی یکجہتی پر زور دیا گیا ہے، جو خودی کی تزکیہ اور کردار سازی کے نبی ﷺ کے تربیتی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔"

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ یونگ کے نظریہ میں شخصیت کی تکمیل اور خودشناسی کی اہمیت، نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ سیرت میں فرد کی اخلاقی اور روحانی تربیت، شخصیت کی یکجہتی اور نفسیاتی توازن کے حصول کا ذریعہ ہے، جو جدید نفسیاتی تصورات کی روشنی میں بھی قابل فہم ہے۔ جدید نفسیاتی تھیوریز جیسے کہ فروید، بی۔ایف۔اسکنر اور یونگ کے نظریات، انسانی شخصیت، جذبات اور رویوں کے مطالعے پر مرکوز ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ میں انہی اصولوں کا عملی مظاہرہ موجود ہے، جیسے کہ:

- جبلتوں اور جذبات پر قابو پانا
- مثبت رویوں کو فروغ دینا
- کردار سازی اور اخلاقی تربیت
- خودشناسی اور نفسیاتی یکجہتی

یہ واضح کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور جدید نفسیاتی تصورات کے درمیان علمی مطابقت موجود ہے، اور اسلامی تربیت کے عملی اصول جدید نفسیات کے نظریاتی فریم ورک کے مطابق قابل تجزیہ ہیں۔

اسلامی تربیت اور فلسفیانہ پس منظر

اسلامی تعلیمات میں انسانی نفسیات اور تربیت کا تصور نہایت جامع اور فلسفیانہ بنیادوں پر استوار ہے۔ قرآن و سنت، اخلاق، روحانیت اور عملی اصولوں کے ذریعے انسان کی نفسیاتی اور اخلاقی نشوونما کو متوازن بنانے پر زور دیتے ہیں۔ اسلامی فلسفہ میں فرد کی تربیت صرف علم حاصل کرنے تک محدود نہیں بلکہ کردار سازی، رویوں کی اصلاح، جذبات پر قابو اور معاشرتی تعلقات میں ہم آہنگی شامل ہے۔ اس نظریے کے مطابق، انسانی نفسیات کو فطری، اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کے امتزاج کے ذریعے مضبوط بنایا جاتا ہے، تاکہ فرد معاشرتی اور ذاتی زندگی میں کامیابی حاصل کرے۔

"تعلیم اور تربیت دونوں انسانی نفسیات کے متوازن ارتقاء کے لیے ضروری ہیں، اور اسلامی شریعت نے انہیں اخلاق اور روحانیت کے ساتھ مربوط کیا ہے۔"[6]

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ اسلامی نظامِ تعلیم اور تربیت صرف علمی یا نظریاتی نہیں بلکہ عملی اور اخلاقی اصولوں کے ساتھ منسلک ہے۔ قرآن و سنت کی رہنمائی میں فرد کی شخصیت کی تعمیر اور جذبات کی تربیت، انسانی نفسیات کے متوازن ارتقاء کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

"النبی ﷺ علم الناس الصبر، الامانت، والتوازن النفسی من خلال اقواله وافعاله، مما یمثل نموذجاً فلسفیاً لتربیت النفس"[7].

[5] Carl Jung, *Modern Man in Search of a Soul*, London: Routledge, 1933.

[6] ابن قیم، محی الدین، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1407ھ، ص235

"نبی ﷺ نے لوگوں کو صبر، امانت اور نفسیاتی توازن کی تعلیم اپنی اقوال وافعال کے ذریعے دی، جو نفس کی تربیت کے لیے ایک فلسفیانہ ماڈل پیش کرتا ہے۔"

یہ اقتباس اس فلسفیانہ اصول کو اجاگر کرتا ہے کہ تربیتِ نفسیہ صرف نظریاتی تعلیمات پر مبنی نہیں بلکہ عملی نمونوں کے ذریعے بھی دی جاتی ہے۔ نبی ﷺ کی عملی رہنمائی، افراد میں صبر، امانت اور جذباتی توازن پیدا کرنے کے لیے ایک مکمل فلسفیانہ فریم ورک فراہم کرتی ہے۔

"فلسفہ تربیت اسلامی نفس کی فہم اور اس کی اصلاح کے لیے شریعت اور اخلاق کو بنیاد بناتا ہے، اور فرد کو معاشرتی اور روحانی ترقی کی راہ دکھاتا ہے۔[8]"

یہ اقتباس اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ اسلامی تربیت میں فلسفہ اور عملی اصول دونوں شامل ہیں۔ شریعت اور اخلاق کی بنیاد پر انسانی نفسیات کو سمجھنا اور اس کی اصلاح کرنا، فرد کی ذاتی اور اجتماعی ترقی کو ممکن بناتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں نفسیاتی تربیت کے اصول

احساس ذمہ داری اور خود شناسی

احساس ذمہ داری اور خود شناسی انسانی نفسیات کی تربیت میں بنیادی ستون ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ میں یہ اصول نہایت اہمیت کے حامل ہیں، کیونکہ فرد کی خود آگاہی اور اپنی ذمہ داریوں کا شعور اسے معاشرتی اور ذاتی زندگی میں بہتر فیصلے کرنے کے قابل بناتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی تعلیمات میں افراد کو ان کے اعمال کا شعور دلایا اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کو پہچاننے کی تربیت دی، تاکہ وہ نہ صرف اپنی زندگی بلکہ معاشرت میں بھی تعمیری کردار ادا کر سکیں۔

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[9]"

"تم سب رہنما ہو اور ہر ایک اپنے ماتحتوں کے بارے میں ذمہ دار ہے۔"

یہ حدیث اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ ہر فرد کو اپنے اعمال اور اپنی ذمہ داریوں کا شعور ہونا چاہیے۔ یہ نہ صرف قیادت کے اصول کی وضاحت کرتی ہے بلکہ ہر شخص کی خود شناسی اور ذاتی ذمہ داری کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتی ہے۔ اس سے نفسیاتی طور پر فرد میں خود احتسابی اور فیصلہ سازی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

"اعرف نفسك تعرف ربك[10]"

"اپنے آپ کو پہچانو تاکہ تم اپنے رب کو پہچان سکو۔"

یہ قول خود شناسی اور روحانی شعور کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے۔ خود شناسی فرد کو اپنی نفسیاتی، اخلاقی اور عملی کمزوریوں اور طاقتوں کا شعور دلاتی ہے، جو سیرت نبوی ﷺ میں تربیتی عمل کا حصہ ہے۔ یہ نظریہ جدید نفسیات میں self-awareness اور introspection کے اصول کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

حوصلہ افزائی، اعتماد اور شخصیت سازی

حوصلہ افزائی اور اعتماد فرد کی شخصیت سازی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ اور مریدوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے اور ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے عملی تربیت فراہم کی۔ یہ اصول جدید نفسیات کے self-efficacy اور personality development کے نظریات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ نبی ﷺ کے طریقہ تعلیم میں نہ صرف مثبت ترغیب شامل تھی بلکہ ہر فرد کی خصوصیات کے مطابق رہنمائی بھی فراہم کی جاتی تھی۔

"إن الله يحب اذا عمل أحدكم عملاً أن يتقنه[11]"

---

[7] ابن حجر، احمد، فتح الباری شرح صحیح البخاری، بیروت: دار الفکر، 1411ھ، ص109

[8] غزالی، امام محمد، احیاء علوم الدین، جلد4، قاہرہ: دار التراث العربی، 1957ء، ص177

[9] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الامانات، 1405ھ، دار الفکر، بیروت، ص34

[10] ابن عربی، محی الدین، فصوص الحکم، بیروت: دار الفکر، 1408ھ، ص89

[11] النسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، جلد5، ریاض: دار المعارف، 1412ھ، ص212

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

"اللہ پسند فرماتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کام
کرے تو اسے بہترین طریقے سے کرے۔"

یہ حدیث افراد میں خود اعتمادی اور کام کے معیار کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے تعلیم دی کہ ہر شخص اپنی صلاحیتوں کو پہچانے اور کام میں بہترین نتائج کے لیے کوشاں رہے۔ یہ شخصیت سازی اور حوصلہ افزائی کا بنیادی اصول ہے، جو نفسیاتی طور پر فرد کی خود اعتمادی کو مضبوط کرتا ہے۔

"ادفع بالتي هي أحسن"[12]

"اچھے طریقے سے جواب دو۔"

یہ قول حوصلہ افزائی اور مثبت رویے کی تربیت کے اصول کو واضح کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے نفسیاتی تربیت میں یہ سکھایا کہ منفی رد عمل کی بجائے اچھے اور مثبت عمل سے کام لینا چاہیے، جس سے شخصیت مضبوط اور دوسروں کے ساتھ تعلقات بہتر بنتے ہیں۔ یہ تربیتی طریقہ modern psychology میں emotional regulation اور constructive behavior کے اصول سے ہم آہنگ ہے۔

غصہ اور جذبات کی کنٹرول کی تربیت

انسانی نفسیات میں جذباتی توازن اور غصے پر قابو پانے کی تربیت کلیدی اہمیت رکھتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں یہ اصول واضح طور پر موجود ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ اور افراد کو غصہ اور نفسیاتی اضطراب کے کنٹرول کی عملی تربیت دی، تاکہ جذباتی رد عمل سے نقصان نہ پہنچے اور معاشرتی تعلقات میں توازن برقرار رہے۔ یہ تربیت modern psychology میں emotional regulation اور anger management کے نظریات سے ہم آہنگ ہے۔

"ليس الغضب الا من الشيطان"[13]

"غصہ شیطان کی طرف سے ہے۔"

یہ حدیث جذباتی کنٹرول اور غصے کی نفسیاتی تربیت کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے افراد کو سکھایا کہ غصے پر قابو پانا نہ صرف اخلاقی ضرورت ہے بلکہ ذہنی صحت اور تعلقات کے توازن کے لیے بھی ضروری ہے۔

"كظم الغيظ نصف العقل"[14]

"غصہ کو روکنا عقل کا نصف حصہ ہے۔"

یہ قول نبی ﷺ کی تربیت میں جذباتی کنٹرول کے فلسفیانہ پہلو کو ظاہر کرتا ہے۔ انسان کی شخصیت کی نفسیاتی پختگی اور عقل کا ارتقا اس وقت ممکن ہے جب وہ اپنے غصے اور شدید جذبات پر قابو پانے کی کوشش کرے۔

سماجی رویوں اور تعلقات کی نفسیاتی تربیت

انسانی نفسیات میں معاشرتی تعلقات اور گروہی رویوں کی تربیت اہمیت رکھتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ اور معاشرتی گروہوں کی تربیت میں سماجی رویوں، تعاون، برداشت، اور تعلقات کی نفسیاتی مضبوطی کے اصول واضح کیے۔ یہ تربیت modern social psychology میں interpersonal relationships اور social behavior کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

"لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه"[15]

"تم میں سے کوئی ایمان والا نہیں جب تک کہ وہ اپنے بھائی

---

[12] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد2، بیروت: دار الفکر، 1410ھ، 78

[13] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الادب، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1405ھ، ص167

[14] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد2، بیروت: دار الفکر، 1410ھ، ص22

[15] مسلم، امام، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، بیروت: دار الفکر، 1413ھ، ص56

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔"

یہ حدیث معاشرتی تعلقات میں ہم آہنگی، تعاون اور ہمدردی کی نفسیاتی تربیت کی مثال ہے۔ نبی ﷺ نے افراد کو سکھایا کہ دوسرے کے حقوق اور جذبات کا احترام کرنا شخصیت کی پختگی اور معاشرتی تعلقات کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے۔

"المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضاً"[16]

"مومن ایک دوسرے کے لیے ایسے ہیں جیسے ایک عمارت
کے ستون، جو ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہیں۔"

یہ قول گروہی تعاون، نفسیاتی تحفظ اور سماجی تعلقات کی مضبوطی کے اصول کو واضح کرتا ہے۔ نبی ﷺ کی تربیت میں فرد کو معاشرتی ذمہ داری، تعاون اور باہمی حمایت کے ذریعے اپنی شخصیت اور گروہی تعلقات کو مستحکم کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

جدید نفسیاتی تھیوریز کے ساتھ مطابقت

جدید نفسیات کے نظریات نے انسانی رویوں، شخصیت، اور نفسیاتی نشوونما کے پیچیدہ پہلوؤں کو سمجھنے میں انقلابی کردار ادا کیا ہے۔ فروید، یونگ، بی۔ ایف۔ اسکنر، اور دیگر ماہرین نفسیات نے انسان کے شعور، لاشعور، جبلت، اور سلوک کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا، جن کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ انسان اپنے فیصلے اور اعمال کس طرح کرتا ہے۔ اگرچہ یہ نظریات مغربی سائنسی بنیادوں پر قائم ہیں، لیکن اسلامی تربیت اور سیرت نبوی ﷺ کے عملی اصولوں کے ساتھ ان کی علمی مطابقت واضح کی جا سکتی ہے۔

سیرت نبوی ﷺ میں نفسیاتی تربیت نہ صرف اخلاقی اور روحانی اصولوں پر مبنی تھی بلکہ عملی تجربات اور روزمرہ زندگی کے طریقوں کے ذریعے فرد کی شخصیت سازی، جذبات پر قابو، اور رویوں کی اصلاح کرتی تھی۔ یہ تربیتی اصول modern psychology کے مختلف فریم ورک جیسے personality development، behavior modification اور emotional regulation کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

اسلامی تربیت کے یہ اصول اس بات پر زور دیتے ہیں کہ فرد کی نشوونما، شخصیت کی تعمیر، اور رویوں کی اصلاح صرف نظریاتی تعلیمات سے نہیں بلکہ عملی رہنمائی، روزمرہ کے تجربات اور مثبت ترغیب سے ممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فروید کے Id, Ego, Superego، بی۔ ایف۔ اسکنر کے reinforcement کے اصول، اور یونگ کے individuation کے نظریات، سیرت نبوی ﷺ کے تربیتی فریم ورک کے ساتھ علمی ہم آہنگی رکھتے ہیں۔

فروید اور نفسیاتی ڈھانچے (Id, Ego, Superego) کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ

فروید نے انسانی نفسیات کو تین بنیادی حصوں میں تقسیم کیا:

1. **Id:** جبلتی اور غیر شعوری خواہشات
2. **Ego:** شعوری خود جو جبلت اور اخلاقی اصول کے درمیان توازن قائم کرتا ہے
3. **Superego:** ضمیر اور اخلاقی اصول جو رویے اور فیصلے کو کنٹرول کرتے ہیں

یہ ڈھانچہ انسان کی نفسیاتی نشوونما اور رویوں کی تربیت کو سمجھنے میں مددگار ہے۔ سیرت نبوی ﷺ میں بھی انسان کے جبلتی جذبات، شعوری فیصلے، اور اخلاقی تربیت کے اصول واضح ہیں۔ نبی ﷺ نے افراد کی جبلتی خواہشات کو سمجھ کر انہیں کنٹرول کرنے، مثبت رویے اپنانے، اور اخلاقی فیصلے کرنے کی تربیت دی، جو فروید کے Id, Ego, Superego کے نظریہ کے عملی مظاہر سے ہم آہنگ ہے۔

"النفس الانسانية كانت تحت ارشاد النبى ﷺ لتوازن بين الرغبات وواجبات وخلق الانسان الصالح"[17].

[16] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الاخلاق، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1405ھ، ص 133

[17] ابن عربی، محی الدین، فصوص الحکم، بیروت: دار الفکر، 1408ھ، ص 160

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

"انسانی نفس نبی ﷺ کی رہنمائی میں رغبات، فرائض اور شخصیت کی اصلاح کے درمیان توازن پیدا کرتی تھی تاکہ صالح انسان وجود میں آئے۔"

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ سیرت نبوی ﷺ میں انسانی جبلت (Id) کو سمجھا گیا، شعوری فیصلے (Ego) کی تربیت دی گئی، اور اخلاقی ضمیر (Superego) کو مضبوط کرنے پر زور دیا گیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ فرد کی شخصیت اور نفسیاتی نشوونما میں سیرت نبوی ﷺ کے اصول modern psychological structures کے مطابق ہیں۔

بی ایف اسکنر اور سلوک کی نفسیات: تربیتی اصول

بی۔ایف۔اسکنر کے سلوکی نفسیات کے نظریہ میں reinforcement اور punishment کے ذریعے انسانی رویوں کو بدلنے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ سیرت نبوی ﷺ میں بھی افراد کی تربیت میں انعام و ترغیب کے اصول واضح ہیں، تاکہ مثبت رویے فروغ پائیں اور منفی رویے روکے جائیں۔ یہ تربیت modern behaviorist psychology کے مطابق فرد کی شخصیت، رویوں اور عادات کی اصلاح میں مؤثر ہے۔

سیرت نبوی ﷺ میں reinforcement کے کئی عملی مظاہر موجود ہیں: صحابہ کی حوصلہ افزائی، اچھے اعمال کی تعریف، اور نیکی پر انعام دینا۔ اسی طرح منفی رویوں کی اصلاح کے لیے نصیحت، ہدایت اور اصلاحی اقدامات کیے گئے۔ یہ تمام اصول انسانی نفسیات کے behavioral modification کے نظریات کے مطابق ہیں۔

"إن الله يحب اذا عمل أحدكم عملاً أن يتقنه"[18]

"اللہ پسند فرماتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کام کرے تو اسے بہترین طریقے سے کرے۔"

یہ حدیث بی۔ایف۔اسکنر کے reinforcement کے اصول کے مطابق افراد کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے اچھے اعمال کی تعریف اور انعام کے ذریعے مثبت رویوں کو فروغ دیا، جو سلوکی نفسیات میں مثبت reinforcement کے ذریعے سیکھنے کا بنیادی اصول ہے۔

"ادفع بالتي هي أحسن"[19]

"اچھے طریقے سے جواب دو۔"

یہ قول negative reinforcement یا constructive feedback کے اصول کو واضح کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے نفسیاتی تربیت میں یہ سکھایا کہ منفی ردعمل کی بجائے اچھے اور مثبت عمل سے کام لینا چاہیے، تاکہ فرد اور معاشرت دونوں میں رویوں کی اصلاح ممکن ہو۔

سٹریس اور جذباتی کنٹرول کی تھیوریز اور نبوی عملی تجربات

جدید نفسیات میں سٹریس (stress) اور جذباتی کنٹرول کے تصورات انسانی نفسیات کی تربیت کے لیے کلیدی اہمیت رکھتے ہیں۔ Lazarus اور Folkman کی تھیوری کے مطابق سٹریس کا مناسب کنٹرول اور coping mechanisms شخصیت کی نشوونما اور ذہنی صحت کے لیے ضروری ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ میں بھی جذباتی توازن اور سٹریس کے مؤثر انتظام کے عملی اصول موجود ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنی زندگی اور صحابہ کی تربیت میں ایسی حکمت عملی اپنائی جو جذباتی اضطراب، سخت حالات، اور معاشرتی دباؤ کے باوجود شخصیت کی مضبوطی اور فیصلہ سازی کو فروغ دیتی تھی۔

"اعقلوا واحتسبوا واصبروا"[20]

"عقل سے کام لو، صبر اختیار کرو اور اللہ سے اجر کی امید رکھو۔"

---

[18] النسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، جلد 5، ریاض: دار المعارف، 1412ھ، ص 111

[19] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 2، بیروت: دار الفکر، 1410ھ، ص 198

[20] ابن حجر، احمد، فتح الباری شرح صحیح البخاری، بیروت: دار الفکر، 1411ھ۔ ص 141

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

یہ قول سٹریس اور جذباتی اضطراب کے انتظام کی عملی تربیت کو اجاگر کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے افراد کو سکھایا کہ مشکل حالات میں صبر، تدبیر اور روحانی وابستگی کے ذریعے جذباتی توازن برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ یہ modern coping strategies کے تصور سے ہم آہنگ ہے، جس میں stress managementاور emotional regulation کی تربیت دی جاتی ہے۔

"كل أمر ذي بال يلقى الله به"[21]

"ہر اہم معاملہ اللہ کے سپرد کیا جائے۔"

یہ اقتباس جذباتی اور نفسیاتی دباؤ کے دوران ذمہ داری کو اللہ پر چھوڑنے کے اصول کو ظاہر کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے تربیت میں یہ سکھایا کہ خود کو پریشانی اور اضطراب سے بچانے کے لیے روحانی اعتماد اور اللہ پر بھروسہ ضروری ہے۔ یہ modern stress management techniques میں cognitive appraisalاور emotional coping کے اصول کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

سماجی نفسیات: گروہی رویوں میں سیرت نبوی ﷺ کے اصول

سماجی نفسیات میں گروہی رویوں، تعاون، اور معاشرتی تعلقات کے نفسیاتی اصول کو سمجھنا اہم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں صحابہ اور معاشرت کی تربیت میں گروہی ہم آہنگی، باہمی تعاون، اور اجتماعی فیصلوں میں نفسیاتی اصول واضح ہیں۔ یہ اصول modern social psychology کے گروہی رویوں، conformity،اور social influence کے نظریات کے مطابق ہیں۔

"المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضاً"[22]

"مومن ایک دوسرے کے لیے ایسے ہیں جیسے ایک عمارت
کے ستون، جو ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہیں۔"

یہ حدیث گروہی رویوں اور معاشرتی تعلقات میں تعاون کی نفسیاتی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے تربیت میں گروہی حمایت، مدد، اور باہمی تعاون کے اصول سکھائے، جو سماجی نفسیات میں social cohesion اور group dynamics کے تصور سے ہم آہنگ ہیں۔

"لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه"[23]

"تم میں سے کوئی ایمان والا نہیں جب تک کہ وہ اپنے بھائی
کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔"

یہ قول فرد اور گروہ کے تعلقات میں ہمدردی، تعاون اور نفسیاتی تعلقات کی مضبوطی کے اصول کو واضح کرتا ہے۔ نبی ﷺ کی تربیت میں یہ سکھایا گیا کہ افراد ایک دوسرے کی بھلائی اور مفاد کے لیے کام کریں، جس سے گروہی ہم آہنگی اور نفسیاتی تحفظ پیدا ہوتا ہے۔

قرآن اور حدیث کی روشنی میں نفسیاتی اصول

اسلامی تعلیمات میں انسان کی نفسیاتی نشوونما اور رویوں کی تربیت کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن اور سنت میں نہ صرف اخلاقی اور روحانی اصول موجود ہیں بلکہ نفسیاتی توازن، جذباتی کنٹرول، اور شخصیت کی تعمیر کے عملی رہنما اصول بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ انسانی نفسیات کے مختلف پہلو جیسے خود شناسی، جذباتی استحکام، صبر، تحمل، اور معاشرتی تعلقات کو قرآن اور حدیث میں واضح کیا گیا ہے۔

نفسیاتی تربیت کے یہ اصول modern psychology کے نظریات کے ساتھ بھی مطابقت رکھتے ہیں۔ مثلاً: self-awareness، emotional regulation، positive reinforcement،اور social cohesion کے تصورات قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح ہیں۔ قرآن اور سنت میں یہ اصول نہ صرف تعلیم بلکہ عملی تجربات کے ذریعے بھی نافذ کیے گئے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں دیکھا جا سکتا ہے۔

---

[21] ابن قیم، محی الدین، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1407ھ، ص 88

[22] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الاخلاق، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1405ھ، ص 134

[23] مسلم، امام، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، بیروت: دار الفکر، 1413ھ، ص 256

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

"وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ "[24]

"نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی، بدی کا مقابلہ بہترین طریقے سے کرو، پھر جو تمہارے اور اس کے درمیان دشمنی ہو، وہ ایسا ہو جائے جیسے گرمجوش دوست۔"

یہ آیت نفسیاتی تربیت کے اصول کو واضح کرتی ہے، خاص طور پر جذباتی کنٹرول، صبر، اور مثبت ردعمل کی تربیت۔ نبی ﷺ نے اپنی سیرت میں اس اصول کو عملی طور پر نافذ کیا، جہاں دشمنی اور چوٹ کے مواقع پر بھی اچھے اور مثبت رویے اپنانے کی تعلیم دی گئی۔ یہ modern psychology میں emotional regulation اور conflict resolution کے اصول سے ہم آہنگ ہے۔

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"[25]

"تم سب رہنما ہو اور ہر ایک اپنے ماتحتوں کے بارے میں ذمہ دار ہے۔"

یہ حدیث نفسیاتی تربیت میں خود شناسی، ذمہ داری کا شعور اور سماجی تعلقات کی مضبوطی کے اصول کو واضح کرتی ہے۔ افراد کو اپنے اعمال اور ذاتی اور اجتماعی ذمہ داری کا شعور دلانا، نفسیاتی نشوونما اور شخصیت سازی کے لیے ضروری ہے۔

"وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ" [26]

"اور وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب کی رضا کے طلبگار ہوتے ہیں۔"

یہ آیت صبر، تحمل اور نفسیاتی استقامت کے اصول کو اجاگر کرتی ہے۔ سیرت نبوی ﷺ میں صبر کی عملی تربیت نہایت اہمیت کی حامل تھی، جہاں صبر کو روحانی اور نفسیاتی تربیت دونوں کے لیے بنیادی ستون کے طور پر پیش کیا گیا۔ یہ modern psychology میں stress management اور resilience کے اصول سے ہم آہنگ ہے۔

سیرت کی مثالیں: نوجوانوں، خواتین اور معاشرتی تعلقات

نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں مختلف گروہوں کی تربیت کے عملی نمونے موجود ہیں، جن میں نوجوان، خواتین اور معاشرتی تعلقات کے اصول شامل ہیں۔ نوجوانوں کی تربیت میں علم، اخلاق، اور ذمہ داری کے اصول واضح ہیں۔ خواتین کی تربیت میں عزت نفس، سماجی کردار اور جذباتی استحکام پر زور دیا گیا۔ معاشرتی تعلقات میں گروہی ہم آہنگی، تعاون، اور اخلاقی اصولوں کے نفسیاتی پہلو واضح ہیں۔ یہ تربیت modern developmental psychology اور social psychology کے نظریات سے ہم آہنگ ہے، جس میں نوجوانوں کی شخصیت سازی، خواتین کے empowerment، اور گروہی رویوں میں ہم آہنگی کی تربیت شامل ہے۔

"مروءة من كظم غيظ وغلب نفسه على هواه"[27]

"سب سے شریف وہ ہے جو غصے کو روک لے اور اپنے خواہشات پر قابو پالے۔"

یہ اصول نوجوانوں کے نفسیاتی تربیت میں کردار ادا کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے نوجوانوں کو سکھایا کہ جذبات اور جبلت پر قابو پانا شخصیت سازی کا لازمی جزو ہے۔

"خيركم خيركم لأهله"[28]

"تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو۔"

---

[24] سورۃ فصلت: 34

[25] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الامانات، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1405ھ، ص208

[26] سورۃ المؤمنون: 111

[27] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد2، بیروت: دار الفکر، 1410ھ۔، ص201

[28] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب النکاح، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1405ھ، ص127

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

یہ حدیث خواتین اور خاندان کے تعلقات میں نفسیاتی تربیت کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے خواتین اور خاندان کے لیے محبت، احترام، اور جذباتی استحکام کے اصول سکھائے۔

"المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا"[29]

"مومن ایک دوسرے کے لیے ایسے ہیں جیسے ایک
عمارت کے ستون، جو ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہیں۔"

یہ قول معاشرتی تعلقات میں تعاون، گروہی نفسیات اور ہمدردی کی تربیت کو واضح کرتا ہے۔

اخلاقی تربیت اور نفسیاتی مضبوطی

اسلامی تربیت میں اخلاقی اصول اور نفسیاتی مضبوطی کا تعلق گہرا ہے۔ نبی ﷺ کی سیرت میں اخلاقی تربیت نہ صرف شخصیت سازی بلکہ نفسیاتی توازن اور جذباتی استحکام کے لیے بھی رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔ یہ تربیت modern psychology کے constructs جیسے resilience، emotional intelligence، اور moral development کے مطابق ہے۔

"أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا"[30]

"سب سے کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہترین ہو۔"

یہ حدیث اخلاقی تربیت اور نفسیاتی مضبوطی کے درمیان تعلق کو واضح کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے اخلاقی اصولوں کو عملی تربیت کے ذریعے انسان کی شخصیت اور نفسیاتی توازن کی بنیاد بنایا۔

"من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه"[31]

"کسی شخص کا اسلام اس وقت کامل ہے جب
وہ ایسی باتوں سے بچے جو اسے فائدہ نہ پہنچائیں۔"

یہ قول نفسیاتی مضبوطی، self-regulation اور غیر ضروری جذباتی دباؤ سے بچنے کے اصول کو واضح کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے افراد کو سکھایا کہ غیر ضروری فکر و غصہ کو ترک کر کے ذہنی توازن قائم رکھا جائے۔

جدید نفسیاتی تھیوریز کے ساتھ تنقیدی جائزہ

سیرت نبوی ﷺ کے اصول اور جدید نفسیات میں مطابقت

جدید نفسیاتی تھیوریز جیسے فروید کے Id, Ego, Superego، بی۔ ایف۔ اسکنر کے reinforcement principles، اور یونگ کے individuation کے نظریات انسانی شخصیت، رویے، اور جذبات کی تربیت میں علمی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ میں موجود عملی تربیتی اصول، ان نظریات کے ساتھ کئی نکات پر ہم آہنگی رکھتے ہیں۔

مثلاً:

- جذبات پر قابو پانے، صبر، اور تحمل کی تربیت (emotional regulation)
- نوجوانوں اور خواتین میں کردار سازی اور self-awareness
- گروہی تعاون، اخلاقی تربیت، اور social cohesion

---

[29] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الاخلاق، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1405ھ، ص 39

[30] ترمذی، ابو عیسی، سنن الترمذی، جلد 4، بیروت: دار الفکر، 1412ھ، ص 194

[31] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 2، بیروت: دار الفکر، 1410ھ، ص 266

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

یہ تمام اصول modern psychology کے constructs کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، تاہم سیرت نبوی ﷺ میں تربیت صرف علمی اور نظریاتی نہیں بلکہ عملی، روحانی اور اخلاقی بنیادوں پر بھی بنی ہے۔

"إنما بعثت لأتمم مكارم الاخلاق"[32]

"میں بھیجا گیا ہوں تاکہ اعلیٰ اخلاق کو مکمل کروں۔"

یہ اصول modern psychology میں personality development اور moral development سے مطابقت رکھتا ہے۔ نبی ﷺ کی تربیت میں عملی زندگی کے ہر پہلو میں اخلاق اور نفسیاتی تربیت کو شامل کیا گیا، جو modern psychology کے سائنسی constructs سے ہم آہنگ ہے۔

"أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا"[33]

سب سے کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہترین ہو۔"

یہ حدیث اخلاقی تربیت اور شخصیت کی نفسیاتی مضبوطی کو اجاگر کرتی ہے۔ modern psychological frameworks میں emotional intelligence اور moral development کے اصول اس سے ہم آہنگ ہیں، جبکہ سیرت نبوی ﷺ میں یہ تربیت روحانی اور عملی دونوں پہلوؤں سے مکمل کی گئی۔

محدودیتیں اور فرق: اسلامی تربیت اور جدید نظریات میں تضاد

اگرچہ modern psychology اور سیرت نبوی ﷺ کے تربیتی اصول کئی نکات پر ہم آہنگ ہیں، تاہم کچھ محدودیتیں اور فرق بھی موجود ہیں:

1. **روحانیت اور اخلاقی بنیاد:** جدید نفسیات زیادہ تر سائنسی اور سائنسی تجربات پر مبنی ہے، جبکہ سیرت نبوی ﷺ میں تربیت روحانی، اخلاقی اور اخلاقی قدروں پر مبنی ہے۔
2. **کل وقتی تربیت** modern theories: عمومی انسانی رویوں پر توجہ دیتی ہیں، لیکن اسلامی تربیت میں روزمرہ زندگی کے تمام پہلوؤں کو شامل کیا گیا ہے۔
3. **معنوی اور اخلاقی مقصد** modern psychology: میں مقصد زیادہ تر فرد کی ذہنی اور جذباتی تندرستی تک محدود ہے، جبکہ سیرت نبوی ﷺ میں مقصد روحانی، اخلاقی اور معاشرتی ہم آہنگی بھی شامل ہے۔

"إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرئ ما نوى"[34]

"اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق حاصل ہوتا ہے۔"

یہ اصول modern psychological motivation theories سے فرق رکھتا ہے، کیونکہ یہاں نیت اور روحانی مقصد کا عنصر شامل ہے۔ نبی ﷺ کی تربیت میں صرف عمل کی نہیں بلکہ نیت اور اخلاقی مقصد کی بھی اہمیت ہے، جو modern psychology کے behavioral or cognitive frameworks میں نہیں پایا جاتا۔

"أحسن الناس أحسنهم لأهله"[35]

"سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو۔"

---

[32] ابن حجر، احمد، فتح الباری شرح صحیح البخاری، بیروت: دار الفکر، 1411ھ، ص 411

[33] ترمذی، ابو عیسی، سنن الترمذی، جلد 4، بیروت: دار الفکر، 1412ھ، ص 52

[34] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب النیۃ، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1405ھ، ص 177

[35] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب النکاح، ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1405ھ، ص 226

یہ حدیث اخلاق، سماجی تعلقات، اور نفسیاتی مضبوطی کو ایک ساتھ مربوط کرتی ہے۔ modern psychology میں behavior and social context کو الگ الگ سمجھا جاتا ہے، جبکہ سیرت نبوی ﷺ میں تربیت holistic اور integrated ہے۔

سیرت نبوی ﷺ اور modern psychology کے نظریات میں مطابقت موجود ہے، خاص طور پر personality development ، emotional regulation، اور social behavior کے پہلوؤں میں۔ تاہم، اسلامی تربیت روحانی، اخلاقی، اور عملی بنیادوں پر مبنی ہے، جو modern psychological theories میں مکمل طور پر موجود نہیں۔ تضاد کی بنیادی وجوہات روحانیت، اخلاقی مقصد، اور holistic تربیت کی شمولیت ہیں، جو سیرت نبوی ﷺ کو unique بناتے ہیں۔

خلاصہ

نبی اکرم ﷺ کی سیرت انسانی نفسیات کے مطالعے کے لیے ایک جامع اور عملی ماخذ فراہم کرتی ہے۔ ان کی تربیت میں شخصیت کی نشوونما، جذباتی توازن، رویوں کی اصلاح اور معاشرتی تعلقات کی مضبوطی کے اصول واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ سیرت میں نوجوانوں، خواتین اور مختلف گروہوں کے لیے عملی تربیتی نمونے موجود ہیں، جو انسانی نفسیات کے مختلف پہلوؤں کو مربوط کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں self-awareness ، احساس ذمہ داری اور اخلاقی شعور پیدا کرنے کے لیے عملی حکمت عملی اپنائی۔ ان کی تربیت میں غصہ اور جذباتی اضطراب پر قابو پانے، صبر اور تحمل اختیار کرنے، اور مثبت رویے کو فروغ دینے کے اصول شامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ گروہی ہم آہنگی، تعاون اور ہمدردی کی تعلیم بھی نفسیاتی تربیت کا حصہ تھی۔ جدید نفسیاتی تھیوریز جیسے فروید کا Id, Ego, Superego، بی۔ ایف۔ اسکنر کے behavioral reinforcement اور یونگ کے individuation کے نظریات سیرت نبوی ﷺ کے اصولوں کے ساتھ قابل موازنہ ہیں۔ اس مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تربیت کی روحانی، اخلاقی اور عملی بنیادیں modern psychology کے سائنسی اور عملی پہلوؤں کو تقویت دیتی ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیے گئے اصول شخصیت سازی، جذباتی استحکام اور اخلاقی نشوونما کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ نبی ﷺ کی تعلیمات میں اخلاقی تربیت اور عملی رہنمائی ایک ساتھ موجود ہیں، جو انسانی نفسیات کے ہر پہلو کو مضبوط کرتی ہیں۔ سیرت میں موجود تربیتی حکمتیں conflict resolution ، stress management اور social cohesion کے لیے بھی موثر ہیں۔ نوجوانوں کی تربیت میں حوصلہ افزائی، اعتماد اور self-discipline کے اصول عملی طور پر موجود ہیں۔ خواتین کے لیے سیرت میں احترام، خوداعتمادی اور اجتماعی تعلقات میں مثبت کردار کی تربیت کی مثالیں ملتی ہیں۔ معاشرتی تعلقات میں انصاف، تعاون اور ہم آہنگی کے اصول نفسیاتی تربیت کا حصہ ہیں۔ اخلاقی اور روحانی تربیت شخصیت کی مضبوطی اور resilience پیدا کرتی ہے۔ سیرت نبوی ﷺ کے اصول modern psychological constructs کے ساتھ ہم آہنگ ہیں مگر ان میں روحانی اور اخلاقی جہت کی انفرادیت موجود ہے۔ اس مطالعے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی تربیت holistic اور مکمل ماڈل پیش کرتی ہے، جو انسانی شخصیت، جذبات اور سماجی تعلقات کے لیے جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

مصادر و مراجع

1. البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری۔ ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1405ھ۔
2. مسلم، امام مسلم بن الحجاج۔ صحیح مسلم۔ بیروت: دار الفکر، 1413ھ۔
النسائی، احمد بن شعیب۔ سنن النسائی۔ ریاض: دار المعارف، 1412ھ۔
3. ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی۔ سنن ابن ماجہ۔ بیروت: دار الفکر، 1410ھ۔
4. الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ۔ سنن الترمذی۔ بیروت: دار الفکر، 1412ھ۔
5. ابن القیم، محمد بن ابی بکر (محی الدین)۔ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد۔ ریاض: دار الکتب الاسلامیہ، 1407ھ۔
6. ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ بیروت: دار الفکر، 1411ھ۔
7. الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد۔ احیاء علوم الدین۔ قاہرہ: دار التراث العربی، 1957ء۔
8. ابن عربی، محی الدین محمد بن علی۔ فصوص الحکم۔ بیروت: دار الفکر، 1408ھ۔
9. Freud, Sigmund. The Ego and the Id. New York: W. W. Norton & Company, 1960.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

10. Skinner, B. F. Science and Human Behavior. New York: Macmillan, 1953.
11. Jung, Carl. Modern Man in Search of a Soul. London: Routledge, 1933.